السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں بیرون ملک میں زیرِ تعلیم ہوں، میں نے شادی الاؤنس لینے کے لئے ایک لڑکی سے نکاح کیا ہے لیکن میری نیت شادی کی نہیں تھی، میں نے یہ نکاح گواہوں کی موجودگی، لڑکی کے والدین اوراپنے والدین کی رضامندی سے کیا ہے، اس قسم کے نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب نکاح کے تمام ارکان اور شرائط پائی جائیں اور ایجاب وقبول ہوجائے تونکاح واجب ہوجاتا ہے خواہ نکاح کرنے والے کی نیت ذاتی مفادات کا حصول ہی کیوں نہ ہو، اس قسم کی نیت کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ احناف، شوافع، حنابلہ اورمالکی حضرات اس قسم کے نکاح کو صحیح قراردیتے ہیں، خواہ ہنسی مذاق میں ہی کیوں نہ ہو۔ ان حضرات کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''تین باتیں ایسی ہیں جنہیں اگر سنجیدگی سے کیا جائے تو بھی پختہ ہیں اوراگرمذاق میں انہیں کیا جائے تو بھی پختہ ہیں: ایک نکاح، دوسری طلاق اورتیسرا رجوع۔[1]

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ تینوں کا حقیقی طورپر سنجیدگی سے کئے جائیں تو حقیقت پر مبنی ہوں گے اوراگر بطورمذاق کئے جائیں تو بھی حقیقت ہی ہوں گے۔ اس لئے ہمارے رجحان کے مطابق سوال میں مذکورہ نکاح حقیقت پر مبنی اوراسے واجب قراردیا جائے گا، اگرچہ نکاح کرنے والے کی نیت ذاتی مفادات کا حصول تھا۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''عام علماء کے ہاں مذاق میں طلاق دینے والے کی طلاق بھی واقع ہوجائے گی اوراسی طرح اس کا نکاح بھی صحیح ہے کہ مرفوع حدیث کے متن میں بھی اس کا ذکر ہے۔ صحابہ کرام اورتابعین عظام کا موقف بھی یہی ہے اور مشہور اہل علم نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے۔[2]

---

[1] ابوداود، الطلاق: ۲۱۹۴۔

[2] مجموع الفتاویٰ ص ۶۳ ج ۶۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:340

محدث فتویٰ